احمدی باپ ابراہیمی اور احمدی بیٹے اسمٰعیلی نمونہ دکھائیں

عیدالاضحی اس عظیم الشان واقعہ کی یادگار کے طور پر عالمِ اسلامی میں منائی جاتی ہے۔ جو آج سے کئی ہزار برس قبل ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ظہور پذیر ہوا۔ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے حکم پر اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خوشی اور مسرت کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔ فرشتوں نے اس جذبۂ ایثار پر تحسین و آفرین کہی۔ خود خدا نے اپنے بندے کی اس بے مثل قربانی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور کہا۔ اے ابراہیم تُو نے میری راہ میں اپنی اولاد کو قربان کر دیا۔ میں اب تیری نسل کو بڑھاؤں گا اور اُسے ترقی پر ترقی دُوں گا۔ یہاں تک کہ وُہ ریت کے ذرّوں اور آسمان کے تاروں کی طرح کسی انسان سے شمار نہیں کی جا سکے گی۔ اسی ابراہیمی قربانی کی یاد میں اسلام نے عیدالاضحیہ مقرر کی۔ اور اسی ابراہیمی قربانی کی یاد میں حاجی مکہ میں حج کے دن صفا و مروہ پر دوڑتے۔ اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں:۔

یہ واقعہ جہاں اپنے اندر اور بیسیوں سبق رکھتا ہے۔ وہاں ایک عظیم الشان سبق اس سے یہ بھی ملتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنا انسان کو دائمی حیات بخشتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ خلوصِ دل سے کی ہُوئی قربانیوں کو ایسے رنگ میں نوازتا ہے۔ کہ خواہ انسان مر جائے اس کی ہڈیاں گل جائیں۔ اور اس کا جسم مٹی ہو جائے۔ پھر بھی اس کی گونج دُنیا سے محو نہیں ہو سکتی:۔

پس عید کی مسرت انگیز گھڑیوں میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اپنی زندگی اس ابراہیمی نمونہ کے مطابق بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے:۔

قربانیوں کی عید ہماری زبان میں بڑی عید کہلاتی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ قربانی ایک مومن کا طغرائے امتیاز ہے۔ اور قربانیاں ہی انسان کو اللہ تعالےٰ کا محبوب اور مطلوب بنایا کرتی ہیں۔ یہ قربانیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ مالی بھی۔ اور جانی اور وطنی بھی اور اولاد کی بھی:۔

عیدالاضحیہ زیادہ تر اُس قربانی سے تعلق رکھتی ہے۔ جو وقفِ زندگی کی صُورت میں پیش آتی ہے۔ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنا چاہا۔ مگر خدا تعالےٰ نے روک دیا۔ اور کہا۔ کہ اس ذبح سے ہمارا منشا کچھ اور ہے۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ کے منشا کے ماتحت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کو مکہ کی بے آب و گیاہ بستی میں چھوڑ آئے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے بیٹے کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے اپنے ہاتھوں قربان کر دیا:۔

پس یہ قربانی درحقیقت وقفِ زندگی کی صورت رکھتی ہے۔ اور یہی وُہ قربانی ہے۔ جس کا آج اسلام مسلمانوں سے مطالبہ کر رہا ہے۔ آج بھی دین کو ایسے ہی ابراہیمی رنگ میں رنگین باپوں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی آواز آنے پر اپنے بیٹوں کو دین کی قربان گاہ پر چڑھانے کے لئے تیار ہوں۔ اور آج بھی دین کو ایسے ہی اسمٰعیلی رنگ میں رنگین۔ بچوں اور نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہہ کر خدا تعالےٰ کے دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہوں۔ اگر اس قسم کی رُوح رکھنے والے باپ۔ اور بیٹے اسلام کو میسر آ جائیں۔ تو یقیناً مسلمان حقیقی عید کا دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سلسلہ میں جماعت کے سامنے جو مطالبات رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم مطالبہ یہ ہے۔ کہ نوجوان خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کریں۔ چونکہ عیدالاضحیہ نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ہم جماعت احمدیہ کو عید اضحی کی مبارکباد دیتے ہُوئے یاد دلانا چاہتے ہیں۔ کہ وُہ اسلام اور احمدیت کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہُوئے ابراہیمی قربانی کریں۔ اور نوجوانوں کو چاہیئے کہ وُہ اسمٰعیلی نمونہ دکھائیں۔ اور مائیں حضرت ہاجرہ کا نمونہ اپنے سامنے رکھیں۔ پس حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ بڑوں کے لئے۔ حضرت ہاجرہ کا نمونہ عورتوں کے لئے اور حضرت اسمٰعیل کا نمونہ بچوں اور نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی نسبتاً اچھی ہے۔

مقامی طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز صبح نو بجے عیدگاہ میں ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

آج بعد نماز مغرب شیخ عبد الحق صاحب سب انسپکٹر اشتمال اراضیات نے اپنے لڑکے مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید اور مبلغ چین کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

اعلانِ تعطیل

عید الاضحیٰ کی تقریب کی وجہ سے ۲۱-۲۲ جنوری کو چونکہ مقامی دفاتر میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۳-۲۴ جنوری کو الفضل شائع نہیں ہوگا

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۴۰ء

نظارت تعلیم و تربیت نے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و عرفان سے مستفیض ہوسکیں گزشتہ چند سالوں سے حضور اقدس کی کتب کے امتحان کا طریق جاری کر رکھا ہے۔ ہر سال چند کتب بطور نصاب مقرر کر دی جاتی ہیں۔ اور سال کے آخر میں ان کا امتحان لے کر کامیاب ہونے والوں کو نظارت کی طرف سے باقاعدہ اسنادات تقسیم کی جاتی ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ احباب اور بہنیں اس کی طرف روز بروز توجہ کر رہی ہیں۔ چنانچہ اس سال امتحان دینے والوں میں نمایاں زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن جماعت کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے اس سال میں تمام جماعت ہائے احمدیہ کے امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور عہدہ داران بحالت ما اللہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کی اہمیت کو تمام جماعت پر واضح کر دیں۔ اور مردوں اور خواتین کو اس امتحان میں شرکت کے لئے تیار کر کے ان کی طرف سے درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواستوں میں نام ولدیت اور سکونت معہ مکمل پتہ کا درج کیا جانا ضروری ہے۔ اسی طرح عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اس کے لئے نوجوانوں میں تحریک کریں۔

دیکھا گیا ہے کہ ہر سال بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو شروع میں تو امتحان دینے کا وعدہ کر لیتے ہیں۔ لیکن امتحان کے موقعہ پر نظارت کو اطلاع دیئے بغیر اس میں شریک نہیں ہوتے گو ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن ہماری جماعت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وعدہ کرے اس کا ایفا نہ کرے۔ ہاں اگر کسی کو کوئی اشد مجبوری پیش آجائے تو اس کا یہ طریقہ ہے۔ کہ وہ نظارت کو اپنی مجبوری سے اطلاع دے کر اپنا نام کٹوا لیں۔ امید ہے اس سال امتحان کا نام پیش کرنے والے بھی خیال رکھیں گے۔ کہ جب وہ ایک کام کا وعدہ کرتے ہیں جس میں سراسر ان کا اپنا فائدہ ہے۔ تو وہ اس کا ایفاء بھی احسن طریق پر کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

امسال امتحان کے لئے مندرجہ ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں۔ اور امتحان انشاء اللہ ماہ نومبر میں ہوگا۔ (۱) براہین احمدیہ حصہ اول و دوم و سوم (۲) شحنہ حق (۳) حجۃ الاسلام (۴) تحفہ قیصریہ (۵) راز حقیقت

ناظر تعلیم و تربیت

چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے لئے جو اعلان فرمایا ہے اس کی آخری تاریخ ہندوستان کے لئے ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء ہے۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کو اس تاریخ تک اپنی اپنی جماعت کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دینے چاہئیں۔ اور جہاں سیکرٹری تحریک جدید نہ ہوں۔ وہاں احباب خود اس طرف فوری توجہ کریں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ یکم فروری ۱۹۴۰ء کے بعد کا بھیجا ہوا ہندوستان کا کوئی وعدہ تحریک جدید منظور نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان مستثنیات کے جو وقتاً فوقتاً بیان ہوتی رہی ہیں۔

سلسلۂ احمدیہ کی پچاس سالہ ترقی پر نظر

خلافت جوبلی کے موقعہ پر ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء کو جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے نے مندرجہ عنوان موضوع پر جو تقریر فرمائی۔ وُہ درج ذیل کی جاتی ہے:

سچائی کا ثبوت

آپ نے فرمایا:-

ہر ایک جماعت کی ترقی اس کی سچائی کا ثبوت اور معیار نہیں ہوتی۔ بلکہ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی ان کی سچائی کا ثبوت ہوتی ہے۔ کیونکہ وُہ ایسے وقت میں جبکہ وُہ کمزور ہوتے ہیں۔ اور لوگ ان کا پُوری تندہی سے مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ تحدی اور زور کے ساتھ یہ دعوٰے جس کی نوعیت بھی بہت ہی عجیب اور غیر معمولی ہوتی ہے۔ دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ اور ہمارے مخالف ناکام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جبکہ ابھی مکہ میں ہی تھے۔ آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی سیھزم الجمع ویولون الدّبر یعنی کہ تمام اہل عرب میرے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ مگر یولّون الدّبر۔ وُہ شکست کھا کر بھاگیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا:۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو جماعتیں

اللہ تعالےٰ نے سُورہ فتح میں فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دو جماعتیں دی گئی ہیں۔ ان میں ایک جماعت کی ترقی اور اس کا غلبہ جنگ وجدال کے دوران میں ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کہ کفار نے بے گناہ مسلمانوں پر نہ صرف طرح طرح کے ظلم کئے۔ بلکہ جنگ شروع کر دی اس وقت خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس جماعت کو مخالفین پر غالب کیا۔ اور اشدّاء علی الکفّار کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دُوسری جماعت کی ترقی اور غلبہ کے متعلق فرمایا۔ کہ اس کی ترقی نباتات کی ترقی کی طرح ہوگی۔ اور نباتات کی ترقی اس طرح ہوتی ہے۔ کہ وُہ بڑھتی اور پھیلتی ہے۔ اور اپنا سایہ اور اثر دُوسری نباتات پر ڈال کر اپنی قوت کو بڑھاتی۔ اور دوسری کو مغلوب کر لیتی ہے۔ اور یہ دوسری جماعت جس کی ترقی نباتات کی طرح کی بتائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت ہے یہ مثال دراصل زمینداروں کے لئے اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اور وُہ اسے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ پھر اس مثال میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس بات کی طرف بھی اشارہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وُہ دُوسری جماعت ایسے ملک میں ہوگی۔ جہاں کے لوگ زرّاع۔ یعنی زمیندار ہوں گے۔ چنانچہ پنجاب میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ کاشتکار اور زمیندار لوگ زیادہ ہیں۔

پس ہماری جماعت کی ترقی ہماری تبلیغ کے ذریعہ ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ جماعت بڑھے گی۔ اور دُوسروں پر غالب آئے گی۔ مگر جنگ سے نہیں۔ بلکہ اپنی تبلیغ۔ اپنے اعلےٰ اور نیک اثرات سے۔ یہ نہیں۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود آکر تلوار سے ہندوؤں سکھوں۔ اور عیسائیوں وغیرہ کو قتل کر دیں گے۔ بلکہ دوسری قومیں مسلمان ہو کر اسلام قبول کر لیں گی یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اب تلوار سے جہاد کرنا حرام ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُوسری جماعت کی ترقی تو نباتات کی طرح ہونی مقدر ہے سو خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا ہی ہو کر رہے گا:۔

احمدیت کی ترقی کی پیشگوئی

جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے انبیاء اپنی ابتدائی حالت میں اپنی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی کا اعلان کر دیا کرتے ہیں۔ دُشمن ان کے مٹانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ مگر باوجود ان کی انتہائی کوششوں کے انبیاء کی جماعتوں کا کامیاب ہونا یہ ان کی سچائی کا ثبوت ہوتا ہے:۔

سو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی جماعت کی ترقی کی بالکل ابتدائی حالات میں پیشگوئیاں فرمائیں۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو آپ کی تنہائی۔ اور گوشہ نشینی کے وقت بذریعہ وحی فرمایا:۔

یا احمد بارک اللّٰہ فیک۔ ما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللّٰہ رمٰی (تذکرہ صفحہ ۵۶۹) اے احمد۔ خدا نے تجھ میں برکت رکھدی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا۔ وُہ تو نے نہیں چلایا۔ بلکہ خدا نے چلایا ہے:۔

پھر فرمایا۔ یأتیک من کلّ فجٍّ عمیق۔ یأتون من کلّ فجٍّ عمیق۔ (تذکرہ صفحہ ۵۷۲) یعنی دُور دُور سے لوگ تیری ملاقات کے لئے آئیں گے۔ اور تحفے تحائف لا کر پیش کریں گے:۔

پھر فرمایا۔ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السّماء (تذکرہ صفحہ ۵۷۳) کہ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن کو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے وحی کرے گا

پھر فرمایا۔ فحان ان تعان وتعرف بین النّاس (تذکرہ صفحہ ۲۶۲)۔ یعنی وُہ وقت آ رہا ہے۔ کہ تو لوگوں میں مشہور ومعروف کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ولا تصعّر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من النّاس (تذکرہ صفحہ ۵۷۳) کہ جب ایسا وقت آئے۔ تو چونکہ بڑی کثرت سے لوگ آیا کریں گے۔ اس لئے لوگوں کی کثرت ملاقات کے وقت اکتا نہ جانا۔ گویا بتا دیا۔ کہ لوگ نہایت کثرت سے آئیں گے۔

پھر فرمایا:- I shall give you a large party of Islam. (تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

یعنی میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دُوں گا:۔

عالمگیر مخالفت

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے یہ الہامات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ اور آپ ایک بہادر سپاہی کی صُورت میں خدمتِ اسلام کے لئے دُنیا کے سامنے پیش ہُوئے۔ اور آپ کی کتاب براہین احمدیہ اسلام کی حقانیت وافضلیت پر دس ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ پبلک میں آئی۔ تو غیر مسلم قومیں عیسائی۔ آریہ اور اہل ہنُود وغیرہ آپ کی شدید مخالف ہو گئیں۔

پھر جب آپ نے دعوٰے کیا۔ کہ میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہُوں۔ تو مسلمان بھی جو براہین احمدیہ کے وقت آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اور انہوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ ان فتاوٰی کی وجہ سے آپ سے اور آپ کی جماعت سے جو اس وقت چند ہی افراد پر مشتمل تھی۔ علیک سلیک اور تمام اسلامی مراسم اور تعلقات منقطع کر لئے گئے گویا پہلے آپ تنہائی میں تھے۔ کہ اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے پبلک میں آئے۔ مگر پھر دُنیا نے آپ کو چھوڑ دیا۔ یہی وُہ وقت تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔ کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ ساری دُنیا نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ لیکن کیا تم نے بھی چھوڑ دیا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ نہیں ہم نے آپ کو ہرگز نہیں چھوڑا۔ اس تنہائی و بے بسی کی حالت کا ہی نقشہ آپ نے اس شعر میں کھینچا ہے ؎

چہ دوزخہا کہ میدیدم بدیدارِ چنیں رُوہا
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را۔

حضور علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں میں تنہائی کی حالت میں تھا۔ اور اس وقت دنیا مجھے نہیں جانتی تھی۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے میرا کوئی مونس و غمگسار نہ تھا۔ اور میں اپنا سارا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں گذارتا تھا۔ جو میرے لئے جنت تھی اور انتہائی سرور کی حالت تھی۔ لیکن براہین احمدیہ کی اشاعت پر مسلمانوں کے دل میری طرف مائل ہو گئے۔ اور لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں روک کا ٹ کے لحاظ سے ان لوگوں کا وجود میرے لئے گویا دوزخ کی طرح تھا۔ پھر جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت مسیح موعود، مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو کمزور اور کچے لوگ بھاگ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر تنہائی نصیب کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں وہ کھوئی ہوئی جنت اور میرے دل کی راحت مجھے دوبارہ مل گئی۔ مگر اب ایک اور دوزخ مجھے نظر آ رہا ہے۔ اور وہ دینِ اسلام کی یہ حالت ہے ؎

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دینِ احمد کار نیست
ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست
اندریں وقتِ مصیبت چارۂ ما بیکساں
جُز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

(المسیح الموعود)

یعنی لوگوں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور میں جو اس کو قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ انہوں نے اپنی لاعلمی سے مجھ کو بھی چھوڑ دیا۔ اب میرے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر گریہ و زاری کرتے ہوئے چلاؤں کہ وہی اب اس دنیا کی اصلاح کے بہت اہم کام کو سرانجام دینے کے سامان کرے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہاماً کہا گیا۔ کہ خدا آپ کے ساتھ ہے۔ اور وہ آپ کی مدد کرے گا۔ اور ان دشمنوں کی پروا نہ کر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر (تذکرہ صفحہ ۵۷۶) خدا تعالیٰ ان کو شکست دے کر بھگا دے گا۔ اور آپ کو دین کی خادم جماعت عطا کرے گا۔ جس کو خدا تعالیٰ خود دعی کرے گا۔ اور میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ اور گو ابتداءً اس کے مٹانے کے لئے ہر قسم کی آفتیں آئیں گی۔ مگر آخر اس کی شاخیں بڑھتے بڑھتے دنیا میں پھیل جائیں گی۔ سو اسی طرح خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ایک تناور درخت بنا دے گا۔

غرض آپ نے جب اپنے دعاوی پیش کئے۔ جن کی نوعیت دنیا کے لئے عجیب و غریب تھی۔ تو سب لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ اور مخالفت کے اس طوفان میں جبکہ ایک آدھ آدمی کا بھی اس جماعت میں شامل ہونا نہ صرف مشکل بلکہ محال نظر آتا تھا۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ دور دور سے لوگ آپ کے پاس آئیں گے۔ سو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حالت ہے۔ کہ آج کے جلسہ کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے تو آپ لوگ اس پہلی حالت کا اندازہ ہی شائد نہ لگا سکیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت ابتدائی سالوں کے جلسوں کی تھی۔

قادیان کی ابتدائی حالت

میرے والد صاحب نے ۱۸۹۸ء میں بیعت کی تھی۔ اور میں پہلی دفعہ جون ۱۸۹۹ء میں قادیان آیا۔ اس وقت صرف بعض ہندوؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے مکانات پختہ تھے۔ اور قادیان کی آبادی دو ہزار کے قریب ہوگی۔ ڈاک خانہ کا یہ حال تھا۔ کہ ایک ہندو ڈاک روانہ کیا کرتا تھا ہم میں سے کسی کا خط آتا تو ہم خود ڈاک خانہ کے منشی سے خط لایا کرتے۔ میں جب قادیان آیا تو وہ ایک خوشی کا موقعہ تھا۔ یعنی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے عقیقہ کا موقعہ تھا۔ لیکن باوجود اس کے مہمانوں کی تعداد اس قدر قلیل تھی۔ کہ سب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں گول کمرہ میں بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول (جہاں اب مدرسہ احمدیہ ہے) کے بورڈنگ کے کمرے کچے اور معمولی حالت میں تھے۔ اس کا ایک حصہ ہمارا ہوسٹل ہوا کرتا تھا۔ اور آٹھویں جماعت تک پڑھائی ہوتی تھی۔ ان دونوں غالباً معروف احمدیوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد نہ تھی۔ اس وقت نہ تو کوئی یہاں تار تھی۔ نہ الیکٹرک سٹی۔ نہ ریل تھی نہ کوئی رونق۔ اب بعض باہر کے لوگ گھبرا کر کہا کرتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ مخالفوں نے احمدیوں کو مارا پیٹا ہے۔ مگر ان دنوں قادیان میں تقریباً روزانہ ہی مخالف لوگ احمدیوں کو مارتے تھے۔ اکثر مہمان مٹی کے پیالوں میں پانی پیتے اور سالن کھاتے۔ بسا اوقات یہ حال ہوتا۔ کہ ایک مہمان لنگر خانہ سے مٹی کے برتن میں دال ڈلوا کر اور روٹیاں ہاتھ میں پکڑ کر مہمان خانہ کی طرف آ رہا ہوتا۔ اب جہاں احمدیہ چوک ہے۔ وہاں مخالف مکّے مار مار کر اس سے دال روٹی چھین لیتے۔ اور بھاگ جاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا۔ کہ احمدی جب اس باغ کی طرف جاتے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت تھا۔ تو مخالف کہتے کہ ان کو مارو۔ یہ کیوں اس باغ میں سے گذرتے ہیں۔ اور اس وجہ سے احمدیوں کو بے تحاشا مارنے لگ جاتے۔ اور بعض دفعہ تو مستورات کو بھی تکلیف دیتے۔ چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے احمدی عورتوں کے برقعے اتار لئے تھے۔

غیر معمولی ترقی

لیکن ان سب حالات کے باوجود جماعت احمدیہ بڑھتی گئی۔ اور مخالف کم ہوتے چلے گئے۔ اور اب تو یہ حالت ہے کہ مخالف بھی کہتے ہیں۔ کہ قادیان میں احمدیوں کی حکومت ہے۔ اور وہ مخالفوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ گو ان کی یہ باتیں غلط ہیں۔ مگر ان کو یہ کہنے کا موقعہ محض اس وجہ سے ملا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قادیان میں ہمیں غلبہ عطا کر دیا ہے۔ اور ہماری تعداد زیادہ ہے۔ سو اسی طرح ہماری جماعت کو باقی دنیا میں ترقی اور غلبہ حاصل ہوگا انشاء اللہ

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آخر یہ مٹھی بھر احمدی جو پہلے مٹھی بھر بھی نہ تھے۔ بڑھتے بڑھتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات تک ہزاروں لاکھوں کی تعداد کو پہونچ گئے یہاں تک کہ حضور علیہ السلام اس امر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دلستاں میں
ہوئے بدنام ہم اس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

یعنی جب مجھ پر دشمنوں نے حملے کئے تو ان سے جنگ کرنے سے نہیں بلکہ یارِ نہانی میں نہاں ہونے سے اس یار نے ہماری حفاظت کی۔ اور آخر یہ نتیجہ ہوا کہ ؎

بہار آئی ہے اب وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

یعنی اب میرا مقصد پورا ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے جس غرض کے لئے مجھے مبعوث کیا تھا وہ پوری ہو رہی ہے اور کم از کم قادیان میں اللہ تعالیٰ نے ایک محدود رنگ میں احمدیت کی فتح اور غلبہ کا نظارہ دکھلا دیا ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

تبلیغ کی ابتداء

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی وہ وقت بھی آ گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب۔ اخبارات الحکم و البدر اور ریویو اردو کے

ذریعہ ہندوستان میں تبلیغ کی ابتداء ہوئی۔ کیونکہ ریویو میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی مضامین نکلا کرتے تھے۔ اور پھر ہوتے ہوتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی حضور کی فارسی کتب کے ذریعہ ایران وغیرہ میں تبلیغ ہوئی۔ اور ریویو انگریزی کے ذریعہ انگریزی جاننے والے ممالک مثلاً انگلستان امریکہ۔ افریقہ اور جزائر وغیرہ میں احمدیت پہنچ گئی۔

آپ کے زمانہ میں بعض لوگ اس ترقی کو دیکھ کر یہ کہنے لگ گئے۔ کہ مرزا صاحب ہشیار آدمی ہیں۔ اس لئے کام کر گئے۔ مگر ان کے بعد یہ سلسلہ نہیں چلے گا۔ اور یہ تبلیغ رک جائے گی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کے بعد پہلے خلیفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ انگلستان میں تبلیغ اسلام کے سامان کر دیئے۔ اور آپ کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے زمانہ میں جو اسلام اور احمدیت کو ترقی حاصل ہوئی۔ اس کے رو سے ہم خدا کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اب کوئی ملک بھی ایسا نہیں۔ جہاں احمدیت کا نام نہیں پہنچا۔ مثلاً اب انگلستان کے علاوہ چین۔ جاپان۔ سیلون۔ افغانستان۔ روس ایران۔ حیفا۔ عراق۔ دمشق۔ مصر۔ شام بغداد۔ مشرقی افریقہ۔ شکاگو (امریکہ) نائیجیریا۔ کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) گولڈ کوسٹ۔ ماریشس۔ برلن۔ سماٹرا۔ جاوا آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ برما۔ سنگاپور۔ (سٹریٹ سیٹلمنٹ) ہانگ کانگ۔ بوڈاپسٹ (ہنگری) میڈرڈ (سپین) ارجنٹائن۔ البانیہ۔ بلگریڈ۔ روم۔ اسکندریہ۔ مشرقی ترکستان اور سرالیون وغیرہ میں بھی احمدیت پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ ابھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے آپ لوگوں نے سنا ہو گا۔ کہ سرالیون میں دو رئیس پانچ صد آدمیوں کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ سرالیون کی بات نہیں بلکہ ایسا ہی نائیجیریا لیگوس میں۔ اور ہندوستان میں بیعت ہو رہی ہے۔ چنانچہ میں اپنا ہی مشاہدہ پیش کرتا ہوں میں نے اسی علاقہ میں جو کام شروع کیا ہوا ہے۔ گذشتہ چھ ماہ میں پانچ سو نئے آدمی احمدی ہو چکے ہیں۔ اور چالیس کے قریب کئی جماعتیں بن گئی ہیں۔ بعض ایسی جگہیں بھی تھیں جہاں پہلے نصف گاؤں احمدی تھا۔ مگر اب سارا ہی گاؤں احمدی ہو گیا ہے۔ بعض میں پہلے تہائی احمدی تھے۔ اب نصف ہو گئے ہیں۔ اور بعض جگہوں پر کوئی احمدی نہ تھا۔ مگر اب وہاں نئی جماعتیں بن گئی ہیں۔ پس یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے جو کہ نازل ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق احمدیت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور انشاءاللہ ہر جگہ احمدیت ہی احمدیت ایک وقت میں نظر آئے گی۔

ٹریٹوریل فوج میں بھرتی کی تحریک

میں اس موقعہ پر ایک اور ضروری بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ پچھلی جنگ میں ہماری جماعت نے حکومت کی مدد کی تھی۔ چونکہ اس وقت جو کچھ حکومت بھی اس سلسلہ میں کر رہی ہے۔ وہ در اصل اللہ تعالےٰ ہی سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے کر رہا ہے۔ اس لئے اول تو یوں بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں حکم ہے کہ ہم حکومت وقت سے تعاون کریں۔ لیکن جب کہ یہ خود ہمارے لئے بھی مفید امر ہو۔ تو کیوں نہ ہم اس میں حصہ لے کر خدا تعالےٰ کو خوش کرتے ہوئے اپنی جماعت کی ترقی کے ذرائع اختیار کریں۔ سو اس وقت احمدیہ ٹریٹوریل فوج میں بھرتی کی ضرورت ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں کے نوجوانوں کو جناب ناظر امور عامہ کی خدمت میں پیش کریں تاکہ ان کو فوج میں داخل کرایا جا سکے۔ اور جب ایک کمپنی پوری ہو جائے تو ہم دوسری کمپنی کے لئے درخواست کر سکیں۔ کہ وہ ہمارے لئے کھولی جائے۔ چونکہ ہماری جماعت سے خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ اس کو برکت دے گا۔ اور آپ لوگوں نے یوں بھی یہ سنا ہو گا ؎

ہر چہ خدمت کرد او مخدوم شد

کہ جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بنتا ہے اور لوگ اس کے خادم بن جاتے ہیں۔ لیکن جبکہ خدمت کرنا ثواب کا موجب ہو اور اسلام کے حکم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہو۔ تو ہمارے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ ہم اس خدمت میں شریک ہوں۔ پس ہمیں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ اور اگر جنگ عظیم میں چار ہزار احمدی شامل ہوئے تھے۔ تو اب ہم یہ کہہ سکیں۔ کہ اس جنگ میں ہماری جماعت نے دس ہزار آدمی دیئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی لمبی عمر

آخر میں میں ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر معلقہ میں فتح عطا فرمائی ہے۔ گویا ابتداء میں بھی۔ وسط میں بھی اور آخر زمانہ میں بھی فتح عطا کی۔ آخر میں جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو فتح بخشی وہ یہ ہے کہ ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر وہ ہر بار اس سے بھاگتے اور پہلو تہی کرتے رہے اور قطعاً سامنے نہ آئے مگر اب کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے وفات پائی ہے۔ لیکن یہ ان کی صریح غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔ انہوں نے صرف یہ نہیں کہا تھا۔ کہ کذاب کی رسی دراز ہوتی ہے۔ بلکہ آخری چیلنج مباہلہ کے جواب میں یہ بات بھی پیش کی کہ اب نشان ہونا چاہیئے کہ میں زندہ رہ کر اسے دیکھ سکوں۔ خدا تعالےٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا۔ اور ان کی عمر لمبی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے واضح نشانات دکھا دیئے۔ چنانچہ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئی۔ اور ہو رہی ہیں ان کا بیشتر حصہ آپ کی وفات کے بعد اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں پورا ہوا۔ اور خدا تعالےٰ نے مولوی صاحب کو یہ سب کچھ دکھا دیا۔

ان زبردست پیشگوئیوں اور نشانوں کے ساتھ ایک نشان مولوی صاحب نے یہ بھی دیکھا۔ کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے ایک سے دو۔ دو سے دس اور بیس ہزار لاکھ۔ اور اب جماعت کو ترقی دے کر لاکھوں تک پہنچا دیا ہے

قرآن کریم میں آتا ہے یود احدھم لو یعمر الف سنۃ وما ھو بمزحزحہ من العذاب ان یعمر (بقرہ رکوع ۱۱) یعنی مشرکین و مخالفین میں سے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ کاش ہم کو ہزار برس عمر دے دی جائے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اگر ان کو لمبی عمر دے دی جائے تو بھی یہ اس عذاب سے جو خدا کی طرف سے ان کے لئے مقرر ہے چھوٹ نہیں سکتے۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا حال ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو لمبی عمر دے دی۔ تاکہ وہ احمدیت کی حقانیت کے نشانات اور جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھتے رہیں۔

غرض خدا تعالےٰ نے گذشتہ پچاس سال میں جماعت احمدیہ کو وہ عظیم الشان ترقی عطا فرمائی ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا مخالف اور معاند بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

روح اور مادہ کے ازلی نہ ہونے کا ثبوت ویدک لٹریچر سے

آریہ سماجی دوست یہ دعویٰ بڑے زور شور سے پیش کیا کرتے ہیں کہ نیست سے ہست بالکل محال ہے۔ اس بنا پر یہ لوگ ایشور کی طرح ہی روح اور مادہ کو بھی انادی (دائمی) مانتے ہیں اور اپنے اس من گھڑت دعویٰ پر فخر کرتے ہوئے قرآن کریم پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ لیکن ویدک لٹریچر کے دیکھنے سے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہے کہ ان لوگوں میں دو باتوں میں سے ایک ضرور پائی جاتی ہے یا تو ان کو ویدک لٹریچر کی پوری واقفیت ہی نہیں۔ صرف سوامی دیانند وغیرہ کی بناوٹی ہوئی ایک آدھ کتاب پڑھ کر اپنے آپ کو ویدوں کا ماہر سمجھنے لگ گئے ہیں یا پھر ان کو مذہب اسلام کے ساتھ اس قدر بغض ہے کہ اس کی بے جا مخالفت کرتے ہوئے اپنے گھر کی باتیں بھی محض اس لئے چھپانا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کی تائید نہ ہو جائے۔ میں محض بفضل خدا آج دکھاتا ہوں کہ ویدک لٹریچر نے نیست سے ہست کو کس صفائی کے ساتھ تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۷۲ ۔ منتر ۲ ۔ دیوتاؤں سے بھی پہلے یگ (زمانے) میں نیست سے ہست ہوا۔ یعنی یہ جہان عدم سے وجود میں آیا آگے ملاحظہ ہو۔ اسی سوکت کا منتر ۳ دیوتاؤں سے پہلے یگ (زمانے) میں نیست سے ہست ہوا یعنی یہ جہان عدم محض سے وجود میں آیا۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ویدک لٹریچر کے نزدیک ایک وقت ایسا تھا جب کہ سوائے خدا کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس عدم سے ہی ایشور نے مخلوق پیدا کی۔ اس کی تائید کے لئے ملاحظہ ہو رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۱۹ (ایک وقت تھا جب کہ) نہ موت تھی نہ زندگی تھی اور نہ رات اور دن کا ہی گیان تھا یعنی رات دن بھی نہ تھے۔ اس وقت بغیر ہوا (وغیرہ) کے ایک ایشور ہی اپنی طاقت کے ساتھ موجود تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی دوسری چیز موجود نہ تھی آگے ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۱۱ یعنی سب سے پہلے اکیلا ایشور ہی تھا آگے ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ [illegible] ۔ مخلوق سے پہلے محض اکیلا ایشور ہی تھا۔ آگے ملاحظہ ہو کانڈ [illegible] ۱۰ مخلوق سے پہلے صرف اکیلا ایشور ہی تھا۔ آگے دیکھئے کانڈ ۶ ۔ ۱۸ ۔ مخلوق سے پہلے محض اکیلا ایشور ہی تھا۔

ان سب حوالوں سے صاف ثابت ہے کہ ایک وقت یعنی مخلوق کی پیدائش سے پہلے محض خدا ہی تھا اس کے علاوہ اور کوئی دوسری چیز موجود نہ تھی۔ رگ وید کا مذکورہ بالا منتر پہلے۔ خدا کا اکیلا ہونا بیان کر کے پھر اس کی یوں تاکید کرتا ہے یعنی اس ایک ایشور کے علاوہ اور کوئی بھی دوسری چیز موجود نہ تھی۔ یہ واضح امر ہے کہ روح اور مادہ دو چیزیں ایشور سے علیحدہ نہیں۔ بلکہ اس کا غیر ہیں یعنی اس کے علاوہ دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ منتر کہہ رہا ہے کہ ایشور کے علاوہ کوئی بھی دوسری چیز اس وقت نہ تھی۔ اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ ایک وقت ایسا تھا جب کہ نہ مخلوق نہ روح نہ مادہ اور نہ وید بھگوان اور نہ ہی کوئی اور چیز بلکہ محض خدا ہی تھا۔

اب ہم دکھاتے ہیں کہ مخلوق کی پیدائش بغیر روح و مادہ کے موجود ہونے کے ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۱۱ ۔ ۵۷۹ ۔ پہلے ایشور اکیلا ہی تھا اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا اس نے آرزو کی کہ میں کچھ پیدا کروں تب اس نے اسی غرض سے تپسیا کی تپسیا کر کر کے تھکے ہوئے اس ایشور کے اپنے جسم سے ہی یہ تینوں جہان یعنی زمین۔ آسمان۔ جنت پیدا ہوئے تب اس نے ان تینوں جہانوں کو تپایا۔ تو ان تینوں جہانوں سے تین چیزیں پیدا ہوئیں آگ ہوا اور سورج آگے ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۷ ۔ ۴۰۵ ۔ مخلوق سے پہلے ایشور اکیلا ہی تھا۔ اس نے چاہا کہ میں مخلوق پیدا کروں تب اس نے اپنی روح سے حیوان بنائے اپنے دل سے انسان کو بنایا اور اپنی آنکھ سے گھوڑا اور اپنی روح سے ہوا کو بنایا اور اپنے کان سے ایشور نے بھیڑ کو پیدا کیا وغیرہ وغیرہ آگے ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۱ ۔ ۵۰۷ ۔ پرجا پتی یعنی ایشور نے یوں مخلوق پیدا کی کہ اپنی (ناف سے) اوپر کی ہوا سے تو دیوتاؤں کو بنایا اور (ناف سے) نیچے کی ہوا سے فنا ہونے والی مخلوق (انسان گائے بیل وغیرہ) اس نے بنائی۔ آگے ملاحظہ ہو نشکل یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱-۱۲ براہمن ایشور کے منہ سے پیدا ہوئے چھتری اس کے بازوؤں سے پیدا ہوئے ویش یعنی بنئے اس کے زانوں سے پیدا ہوئے اور شودر (بدنصیب) اس کے پاؤں سے پیدا ہوا۔ چاند اس (ایشور) کے دل سے پیدا ہوا اور اس کی آنکھوں سے سورج پیدا ہوا اور اس کے کانوں سے ہوا اور روح پیدا ہوئی اور اس کے منہ سے آگ پیدا ہوئی۔

ان دو فقروں سے بھی صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ مخلوق کو ایشور نے روح اور مادہ کو آپس میں جوڑ جاڑ کر نہیں پیدا کیا۔ بلکہ روح بھی باقی مخلوق ہوا سورج وغیرہ کی طرح پیدا کی گئی۔ پھر ملاحظہ ہو۔ گوپتھ براہمن پر پاٹھک ۱ ۔ ۳ ۔ اس ایشور نے (مخلوق کی پیدائش کے لئے) بہت ہی محنت کی بہت ہی تپسیا کی اپنے آپ کو اس نے بہت ہی تپایا تب اس کے بعد اس نے اپنے جسم میں سے یہ تینوں جہان زمین آسمان اور جنت یوں پیدا کئے۔ اپنے دونوں پاؤں سے اس نے زمین بنائی۔ اور اپنے پیٹ سے اس نے آسمان بنایا اور اپنے تالو یعنی سر سے اس نے جنت بنائی۔

جہاں مذکورہ بالا منتروں اور عبارتوں سے نیست سے ہست کا ثبوت روز روشن کی طرح ملتا ہے۔ وہاں یہ سب منتر سوامی دیانند اور ان کے پیروؤں کے اس من گھڑت دعویٰ کو پاش پاش کر رہے ہیں۔ کہ "ویدک لٹریچر نے ایشور کو سرو شکتیمان (قادر مطلق) پیش کیا ہے" کیونکہ ان منتروں نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ وہ دعویٰ سوامی جی کا ایک روپے میں ۱۶ آنے ہی جھوٹا ہے۔ ویدک لٹریچر تو ایشور کو ایسا عاجز ثابت کرتا ہے جس کی تشبیہہ سوائے مزدوروں کے اور کسی سے دی ہی نہیں جا سکتی۔ (باقی)۔

(خاکسار: ناصر الدین محمد عبد اللہ ویدبھوشن کاویہ تیرتھ مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان)

ایک ضروری اعلان

ایک شخص نور محمد متوطن گجرانوالہ حال کراچی جس کا حلیہ حسب ذیل ہے قد درمیانہ۔ رنگ گندمی۔ عمر ۲۵ ، ۳۰ سال کے درمیان خفیف سی ڈاڑھی مونچھیں باتیں کرنے میں چرب زبان پہلے اس کا پیشہ حجام کا تھا۔ اب اپنے آپ کو حکیم اور جراح بتاتا ہے پہلے بھی اسے اس کی بعض غلطیوں کی بنا پر جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اور پھر جماعت احمدیہ کراچی کی سفارش پر معافی ہو گئی تھی۔ اب اس کی بعض حرکات مخالف تعلیم سلسلہ کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے

پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتیں اس سے محتاط رہیں۔ اور اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

وصیتیں

نمبر ۵۵۰۳ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ایم عبد الرحمٰن قوم جٹ منجوٹھہ عمر تخمیناً ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شہر ڈیرہ غازی خان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد از قسم سکنی وزرعی کچھ نہیں میرے زیورات حسب ذیل ہیں۔ ایک جوڑی سکانٹا طلائی مالیتی مبلغ ۵۰/۰ روپے و ایک جوڑہ چوڑی طلائی مالیتی مبلغ ۱۰۰/۰ روپیہ ونیز یک صد پچاس روپیہ بقایا حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوندم ہے۔ جو انہوں نے ابھی مجھے ادا کرنا ہے۔ اس حساب سے کل میری جائیداد مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ میں اس کے دسواں حصہ کی وصیت بخوشی خود بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ہوگی۔ اس کے دسواں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ موصوفہ ہوگی۔ العبدہ غلام فاطمہ گواہ شد ایم عبد الرحمٰن احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد ملک عزیز محمد وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

نمبر ۵۴۵۰ منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ میر امان اللہ صاحب قوم ڈار عمر قریباً ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص گجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۸/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد اس وقت ایک جوڑی کانٹے طلائی دو عدد انگشتری طلائی اور ایک جوڑی کلپ طلائی ہیں۔ جن سب کا وزن تین تولہ ہے۔ جس کی کل قیمت مبلغ ایک سو دس روپے ہے۔ اور پانصد روپیہ مہر ہے۔ یعنی کل جائیداد مبلغ چھ سو دس روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر اور بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبدہ بقلم خود امۃ الرحمٰن اہلیہ میر امان اللہ صاحب

گواہ شد عبد القادر برادر موصیہ

گواہ شد میر امان اللہ خاوند موصیہ

نمبر ۵۴۲۵ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کڑیال ڈاکخانہ خاص تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۲/۳۹ بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اس وقت جائیداد مبلغ چار سو روپیہ مہر ہے۔ جو بذمہ خاوندم ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بقائمی ہوش وحواس کرتی ہوں۔ جو نقدی کی صورت میں داخل خزانہ بیت المال یعنی مبلغ للعہ روپے کر دوں گی۔ ماسوائے اس کے مبلغ ۳۰ عارضی طور پر آمدن بھی ہے۔ جس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ امۃ اللہ بیگم بقلم خود گواہ شد نذر حسین انسپکٹر بیت المال گواہ شد غلام محمد خاوند موصیہ بقلم خود۔

نمبر ۵۵۰۴ منکہ حسن بی بی بیوہ مولوی نظام دین صاحب مرحوم قوم علماء عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۳/۱۸ ۱۹۱۷ ساکن موضع بھینیاں گجراں ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہیرہ قیمتی ۲۰/۰ و بالکتاں دو عدد قیمتی دس روپے و مبلغ ستر روپے نقد ہیں اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں۔ العبدہ نشان انگوٹھا حسن بی بی موصیہ گواہ شد غلام رسول پسر موصیہ بقلم خود گواہ شد کلیم الرحمٰن بقلم خود کارکن

نظارت امور عامہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ جنوری۔ برطانیہ کا ایک مال کا جہاز مغربی ساحل کے قریب سرنگ سے ٹکرا کر ایک گھنٹہ کے اندر اندر غرق ہوگیا۔ اس کے ۸ہم ملاحوں کو بچا لیا گیا۔

بنارس ۱۸ جنوری۔ گورنر یو۔پی نے حکم دیا ہے۔ کہ مدح صحابہ اور تبرہ ایجی ٹیشن کے تمام قیدی رہا کر دیئے جائیں۔ اور اس سلسلہ میں تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں

ناگپور ۱۸ جنوری۔ اخبار سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے بھی لکھا ہے کہ سی پی کے موجودہ گورنر سر فرانسس وائلی جب رخصت پر جائیں گے تو آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اس صوبہ کا قائم مقام گورنر بنایا جائیگا۔

لاہور ۱۸ جنوری۔ پنجاب کے مختلف علاقوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ قریباً ہر جگہ اچھی خاصی بارش ہوگئی ہے۔ بمبئی اور دہلی میں بھی خوب زور کی بارش ہوگئی ہے۔ پنجاب میں گندم کے نرخ گرنے لگے ہیں۔ اور امید ہے کہ سارے ملک میں گر جائیں گے۔

لاہور ۱۸ جنوری۔ پنجاب کے مختلف علاقوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ان دنوں صوبہ میں ڈاکے اور رہزنی کی وارداتیں بکثرت ہو رہی ہیں۔ یہ غالباً اجناس کی گرانی کا نتیجہ ہیں۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ اخبار ریاست کے مالک سردار دیوان سنگھ مفتون اور بعض دوسرے لوگ جعلی نوٹ سازی کے سلسلہ میں گرفتار ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں پولیس نے لاہور کے ایک متمول کشمیری پنڈت کو گرفتار کر کے یہاں لے آئی ہے۔ بہت سے اہم انکشافات متوقع ہیں۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ جرمن جہاز گرافسپی کی خودکشی کے سلسلہ میں یہ راز اب کھلا ہے کہ اس کے جہازیوں نے برطانوی جہازوں سے لڑنے سے انکار کر دیا تھا کپتان نے اس صورت سے ہٹلر کو مطلع کیا اور اس نے جہاز کو غرق کرنے کا حکم دیدیا

برلن ۱۸ جنوری۔ وارسا کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں نہایت خوفناک وبائیں پھوٹ پڑی ہیں

۷ لاکھ ان ٹن کو اس وقت تک ٹیکہ لگایا جاچکا ہے۔ جرمن ملٹری حکام بھی وباؤں کی روک تھام کے لئے کوشاں ہیں۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ کمانڈر انچیف افواج ہند آج پولو کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر پڑے مگر خیر بچی۔ معمولی چوٹیں آئیں تاہم چند روز آپ آرام کریں گے۔

لاہور ۱۸ جنوری۔ آج ایک ممبر نے پنجاب اسمبلی میں یہ تحریک پیش کی کہ بتا پنچی گھی کو رنگدار بنانے کا قانون منظور کیا جائے۔ ایک پارلیمنٹری سیکرٹری نے تحریک پیش کی۔ کہ اس بل کو رائے عامہ کے لئے یکم اپریل ۱۹۴۰ء تک مشتہر کر دیا جائے مگر یہ تحریک بھاری کثرت سے گر گئی۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے پیش کردہ کوئی تحریک گر گئی۔

استنبول ۱۹ جنوری۔ ترکی نیشنل اسمبلی نے ایک خاص بل پاس کر کے حکومت کو خاص اختیارات دیدیئے ہیں۔ تاکہ خاص حالات میں وہ ملک کی حفاظت کے قابل ہو سکے۔ اسے مارشل لاء جاری کرنے اور فوجی ضرورتوں کے لئے پچاس لاکھ پونڈ تک مزید قرضہ لینے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ فن لینڈ میں صرف سالا کے مورچہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔ جہاں فنی فوجوں نے روسی فوجوں کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ فن دستوں نے ان کا رستہ ایسا روکا ہوا ہے کہ وہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ ایک چھوٹے سے گاؤں پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ فنی توپ خانہ روسی فوجوں میں شدید گولہ باری کر رہا ہے۔ اور باقی محاذوں پر شدید سردی کی وجہ سے لڑائی بند ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ آج پھر امریکن اخبارات نے فن لینڈ کو قرضہ دینے کی تجویز پر زور دیا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ اگر اس کے لئے امریکہ کو کوئی نقصان بھی اٹھانا پڑے۔ تو اسے اٹھانا چاہیئے۔ ایک مشہور جرنلسٹ نے لکھا ہے کہ امریکہ نے اگر فن لینڈ کو قرضہ نہ دیا تو سمجھا جائیگا کہ وہ بین الاقوامی امن کے قیام کے لئے اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کر رہا۔ نیز یہ کہ وہ ڈرتا بھی ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ چند روز ہوئے بعض روسی طیاروں نے ناروے اور سویڈن پر پرواز کی تھی۔ اس پر دونوں حکومتوں نے احتجاج کیا تھا۔ اب روسی حکومت نے ان سے معافی مانگ لی ہے۔ اور لکھا ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے روسی طیارے ان کی سرحدوں میں داخل ہو گئے۔

ماسکو کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی ایرانی سرحد پر ایک ریلوے لائن بنائی جا رہی ہے جو ستر میل لمبی ہوگی۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ جنگ کے مغربی محاذ کے متعلق آج فرانسیسی حکومت نے جو اعلان شائع کیا ہے اس میں بتایا ہے کہ جرمنوں نے ایک فرانسیسی چوکی پر شدید حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھائی۔ رات کو کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ کل لنڈن کی ایک بارود کی فیکٹری میں جو حادثہ ہوا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس میں پانچ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کسی دشمن نے نقصان پہنچانے کے لئے شرارت کی تھی۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ کل برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر جنگ نے بیان کیا۔ کہ ساڑھے چار ماہ کی لڑائی میں جرمنی کی حالت ایسی خراب ہوگئی ہے کہ گذشتہ جنگ میں دو سال میں بھی اتنی خراب نہ ہوئی تھی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جرمنی اقتصادی میدان میں بھی انگلستان سے مات کھا رہا ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ وزارت فضائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے دیکھ بھال کرنے والے طیاروں نے سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو بالکل ناکارہ کر دیا ہے۔ برطانیہ کے مچھلیاں پکڑنے والے اور تجارتی جہازوں پر جرمنوں نے جو حملے شروع کئے تھے۔ ان کی بھی خاطر خواہ روک تھام کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ عراق کے وزیر خزانہ کے پاس درخواست پیش کرنے کے بہانہ سے ایک شخص ان کے کمرہ میں داخل ہوا۔ اور ان پر فائر کر کے انہیں مجروح کر دیا

لاہور ۱۹ جنوری۔ آج لاہور میں آل انڈیا گیہوں کانفرنس حکومت ہند کے کامرس ممبر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ جس میں حکومت ہند۔ حکومت ہائے پنجاب سندھ۔ یو۔پی۔ سی۔پی۔ سرحد اور ریاست گوالیار کے نمائندے شریک ہوئے۔ آج اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ گیہوں کے نرخوں پر کنٹرول کے لئے حکومت کو کس وقت قدم اٹھانا چاہیئے اور ایسا کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے

رامپور ۱۹ جنوری۔ اجناس خوردنی کے نرخوں پر کنٹرول کے لئے حکومت رامپور نے یہ تجویز کی ہے کہ کاشتکاروں اور دوسرے لوگوں کے پاس جو ذخائر تھے۔ ان کو رسیدیں دیکر ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب انہیں پولیس کی نگرانی میں مقررہ نرخوں پر فروخت کیا جائے گا۔ اور جو رقم وصول ہوگی۔ مالکوں کو دیدی جائیگی۔

کراچی ۱۹ جنوری۔ فسادات سکھر میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے حکومت سندھ نے انہیں معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ایسے لوگوں سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں جن کی جانچ پڑتال کے لئے ایک افسر مقرر کر دیا گیا ہے جو لوگ ان فسادات کے لئے ذمہ وار ہیں۔ ان پر جرمانے کرنے کا سوال بھی زیر غور ہے۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ کل پنجاب کے تمام علاقوں میں اچھی بارش ہوئی جس سے گندم کا نرخ آٹھ آنہ فی من گر گیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر دارالامان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی